سوال

یں لے کر پڑھنا 39

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بغیر وضو قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کتاب (یعنی خط) میں جس کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی تھی من جملہ اور احکام کہ یہ بھی تحریر کیا گیا تھا کہ '' لا یمس القرآن طاہر '' یعنی طہارۃ و پاکی وضو کے بغیر کوئی آدمی قرآن کریم نہ چھوئے اس حدیث کو امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے لیکن نسائی اور ابن حبان ۔

ئاقا ضعیف ومتروک ہے) لیکن اس سند میں سلیمان بن داود یمانی نہیں ہیں بلکہ سلیمان بن داود خولانی ہیں جو ثقہ ہیں اس پر ابوزرعہ نے ثنا کی ہے اور اسی طرح حافظ حاتم اور عثمان بن سعید اور دوسرے حفاظ حدیث میں سے ایک جماعت نے بھی اس پر ثنا کی ہے یعنی اس کی توثیق کی ہے لہذا یہ علت حدیث کی سند؛

!مہ مبارکپوری تحفة الاحوذی میں فرماتے ہیں :

ن عبدالبر أنہ اشبہ المتواتر لتلقی الناس لہ بالقبول .))

یعنی ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ کتاب متواتر کے مشابہ ہے کیونکہ لوگوں نے

. قبولیت سے لیا ہے ۔ ''

یعقوب ابن سفیان '' لا اعلم کتابا أصح من ہذا الکتاب فإن أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین یرجعون الیہ ویدعون رایہم .))

، یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے اس کتاب سے زیادہ صحیح کتاب کا علم نہیں (یعنی یہی زیادہ صحیح کتاب ہے ۔) کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین بھی اس کتاب کی طرف رجوع کرتے تھے ۔ (یعنی احکام کے سلسلہ میں) اور اس کے وجہ سے اپنی رائے کو بھی چ

ں سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب صحیح ہے :

کم قد شاہد عمر بن عبدالعزیز وامام عصرہ لازہری بالصحیحة بہذا الکتاب .))

رث امام حاکم فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی صحت پر حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد اور اپنے عصر کے امام مشہور محدث زہری شہادت دے چکے ہیں ۔ ''

م! راجح یہی ہے کہ یہ کتاب صحیح ہے اور یہ کتاب آنحضرت ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی تھی اور اس میں یہ حکم موجود ہے کہ قرآن مجید کو طہارت (وضو) کے بغیر مس نہ کیا جائے اس کی مؤید اور بھی حدیثیں ہیں ۔ مثلا طبرانی، صغیر وکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمس القرآن الا طاہر) (فی المجمع جلد نمبر) (١/٢٧٦) .

ے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مس نہ کرے قرآن کو مگر طاہر

ضو سے) ''

یثمی مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں کہ :

و ثقون .)) (المجمع جلد نمبر ١)

اس حدیث کے سب راوی پختہ ہیں اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

ں عثمان بن ابی العاص وکان شابا : وفدنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدونی أفضلہم أخذا للقرآن وقد فضلتہم بسورة البقرة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد امرتک علی أصحابک وأنت أصغرہم ولا تمس القرآن الا وانت طاہر) (فی المجمع جلد نمبر) (١/٢٧٧) .

ت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان العاص

، کہا کہ ہم حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں آئے پھر ہمارے ساتھیوں نے محسوس کیا کہ میں ان سے زیادہ قرآن لے سکتا ہوں یا لے چکا ہوں اور میں ان سے پہلے سورہ بقرہ کو حاصل کرنے کی فضیلت پا چکا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھے تمہارے ساتھیوں کا امیر بنایا ہے (یعنی ؛

ہیثمی مجمع الزوائد جلد نمبر ١ :

الطبرانی فی الکبیر .))

یعنی یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں ذکر کی ہے :

(وفیہ اسمعیل بن رافع ضعفہ یحی بن معین والنسائی وقال البخاری......مقارب الحدیث.))

ں حدیث کی سند میں ایک راوی بنام اسمعیل بن رافع واقع ہیں جس کو یحی بن معین اور نسائی نے ضعیف کہا ہے۔''

اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور ان کا حال حدیث میں ثقاہت کے قریب ہے حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں کہ ''ضعیف الحفظ'' یعنی یہ راوی حافظہ کا کمزور تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ی راوی صدوق ہے اور شدید مجروح نہیں ہے بلکہ جن محدثین نے ان کو کمزور کہا ہے وہ حافظہ کی کمزوری

قرآن حکیم شعائراللہ میں سے ہے اور اللہ تبارک وتعالی نے قرآن حکیم میں شعائراللہ کے متعلق فرمایا ہے کہ:

ہٖرَ للّٰہِ فَاِنَّہَا مِن تَقْوَی لْقُلُوبِ ٣٢ (الحج:٣٢)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم کرنا دلوں کی تقوی میں سے ہے لہذا قرآن مجید کی عظمت وعلوشان بھی اس کا متقاضی ہے کہ اس کو بغیر طہارۃ لے کر نہ پڑھا جائے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر243

محدث فتویٰ